السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ہم ایک جماعت تھے ۔ ہم نے طے کرلیا کہ مثلاً ظہر کی نماز آخروقت میں ادا کریں گے ۔ اب اذان پہلے وقت میں کہنا لازم ہے یا آخروقت میں ؟ اورکیا اذان کے بغیر ہماری نماز درست ہوگی ۔

ابراہیم ۔ ص

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جب آپ لوگ شہر میں ہوں تو آپ پر واجب ہے کہ مساجد میں جاکر مسلمانوں کے ساتھ نماز ادا کریں ۔ الا یہ کہ کوئی شرعی عذر ہو ۔ جیسے مرض وغیرہ ۔ اگر عذر شرعی موجود ہو تو گھر میں ادا کی ہوئی نماز جائز ہے اور شہر میں شہر والوں کی اذان ہی کافی ہے ہاں! جب آپ صحرا ہوں تو نماز کا قیام (باجماعت) مشروع ہے اس صورت یں آپ پر واجب ہیکہ آپ اذان کہیں اور نماز باجماعت ادا کریں ۔ کیونکہ علماء کے دو اقوال میں صحیح تر قول یہ ہے کہ اذان اور اقامت فرض کفایہ ہے ۔ نبی ﷺ نے مالک بن حویرد اور اس کے ساتھیوں سے فرمایا:

((إذا حضرتِ الصَّلاۃُ فلیؤذِن لکُم أحدُکم ولیؤُمّکم أکبرُکم ۔))

''جب نماز کا وقت آجائے تو تمہارے لیے تم میں سے کوئی ایک اذان کہہ اور جو تم میں بڑا ہو وہ امامت کرائے ''

اور ایک روایت میں یوں ہے کہ آپ ﷺ نے مالک بن حویرث اور اس کے ساتھی سے کہا:

((إذا حضرت الصّلاۃُ فأذّنا وأقیما ۔))

''جب نماز کا وقت ہوجائے تو اذان کہو اور نماز باجماعت ادا کرو ''

اور اس لیے بھی کہ آپ ﷺ نے مدینہ میں بلال رضی اللہ عنہ کو اور مکہ میں ابومحذورۃ رضی اللہ عنہ کو اذان کا حکم دیا اور انہیں دونوں کو نماز باجماعت میں اقامت کہنے کا حکم دیا ۔ اور خود نبی ﷺ مدینہ میں ہمیشہ پانچوں نمازیں اذان اور اقامت سے ادا کرتے رہے ۔ جو اذان اور اقامت کی فرضیت پر دلیل ہے ۔ نیز آپ ﷺ نے فرمایا:

((صلّوا کما رأیتمونی أصلّی ۔))

''نماز اس طرح ادا کرو جیسے مجھے ادا کرتے دیکھتے ہو ۔ ''

رہا اول یا آخروقت میں اذان کہنے کا معاملہ ، جبکہ تم صحرا میں ہو تو اس معاملہ میں انشاء اللہ تعالیٰ بہت وسعت ہے ۔ اول وقت پر اذان اور نماز اور س میں جلدی کرنا افضل ہے اور اگر آپ اذان اور صلوۃ کو مؤخر کرکے ظہر کو عصر کے ساتھ اور مغرب کو عشاء کے ساتھ ادکرلیں تو بحالت سفر اس میںکوئی حرج نہیں کیونکہ مسافر کےلیے یہ رخصت ہے کہ وہ سفر میں جمع کرلے ۔ یہ جمع تقدیم ۔ یہ بات مسافر کی سہولت اور آرام کے مطابق ہوگی ۔

اور اگر وہ ظہر کے وقت سفر پر ہو تو افضل یے ہے کہ ظہر کو مؤخر کرکے عصر کے ساتھ ادا کرلے جبکہ وہ زوال سے پہلے روانہ ہوا ہو اور جب مغرب سے پہلے آغاز کرے تو مغرب کو عشاء کے ساتھ ملا کر ادا کرے ۔ مگر جب وہ زوال کے بعد آغاز سفر کرے تو افضل یہ ہے ہ عصر کو مقدم کرکے ظہر کے ساتھ ادا کرے ۔ اسی طرح اگر سورج غروب ہونے کے بعد روانہ ہو تو افضل یہ ہے کہ عشاء کو مقدم کرکے مغرب کے ساتھ ادا کرے ۔ کیونکہ یہ بات نبی ﷺ سے ثابت ہے جو اس پر دلالت کرتی ہے ۔

اور بے شک اللہ عزوجل نے فرمایا:

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ ‌ ‌ ۲۱ ... الأحزاب

(نماز اس طرح ادا کرو جیسے مجھے ادا کرتے دیکھتے ہو ۔ '' (الاحزاب : ۲۱ ''

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ دارالسلام

ج1

محدث فتویٰ